149347 ـ والدہ كى لاعلمى ميں پيسے لينا

سوال

اگر والدہ اكيلى گھر كے اخراجات برداشت كرتى ہو اور الحمد للہ وہ اس كى طاقت بھى ركھتى ہے ليكن كسى حد تك خرچ كرنے ميں تھوڑا بہت تردد سے كام ليتى ہو، اور اپنى بيٹى كو خرچ تو ديتى ہے ليكن بيٹى كے ليے يہ خرچہ كافى نہيں ہوتا.
تو كيا حسب ضرورت بيٹى اپنى والدہ كى لاعلمى ميں كچھ پيسے لے سكتى ہے يا كہ ايسا كرنا حرام ہوگا، اور بيٹى كے ليے دعاء كى قبوليت ميں مانع بن سكتا ہے، يا ايسا كرنا حرام نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر والد فوت ہو چكا ہو، يا پھر والد اپنى اولاد كا خرچ برداشت نہ كر سكتا ہو، اور والدہ مالدار ہو تو اولاد كا خرچ ماں پر واجب ہو جاتا ہے كيونكہ انہيں اخراجات كى ضرورت ہوتى ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اگر باپ تنگ دست ہو تو ماں پر نفقہ واجب ہو جاتا ہے " انتہى

ديكھيں: المغنى (11 / 373).

بيٹى كى شادى ہونے تك بيٹى كا خرچ والدين كے ذمہ ہے؛ كيونكہ شادى كے بعد اس كے اخراجات خاوند پر واجب ہو جائيگے.

مزيد آپ سوال نمبر (13464) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

دوم:

اگر ماں اپنى بيٹى پر معروف و بہتر طريقہ سے كافى اخراجات كرتى ہو، تو بيٹى كے ليے اپنى والدہ كى اجازت كے بغير والدہ كا مال لينا جائز نہيں ہوگا.

لیکن اگر ماں اپنی بیٹی کو کھانے پینے اور لباس و تعلیم و غیرہ کے لیے کافی ہونے کے اخراجات نہیں دیتی یعنی اس طرح کی لڑکی کو جتنا خرچ چاہیے نہیں دیتی تو پھر بیٹی کے لیے بہتر طریقہ سے ماں کی اجازت کے بغیر مال لینا جائز ہوگا.

صحیح بخاری اور مسلم میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ:

ہند بنت عتبہ رضی اللہ تعالی عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابو سفیان ایک بخیل شخص ہے، مجھے اور میرے بچے کے لیے کافی رقم نہیں دیتا، اگر میں اس کی لا علمی میں کچھ لے لوں تو ہمارا گزارا ہوتا ہے ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اتنا مال لے لیا کرو جو تمہیں اور تمہارے بچے کے لیے کافی ہو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5364) صحیح مسلم حدیث نمبر (1714).

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہاں المعروف سے مراد وہ مقدار ہے جو اس معاشرے میں عادت کے مطابق کفائت و گزر بسر کے لیے ہو " انتہی

دیکھیں: فتح الباری (9 / 509).

شیخ صالح فوزان اس حدیث میں وارد " المعروف " کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" آپ جو لیتی ہو وہ معروف اور بہتر طریقہ سے ہو، یعنی جو حاجت و ضرورت سے زائد نہ ہو، اور تمہیں اور تمہاری اولاد کو کافی ہو، اس سے زائد اشیاء وغیرہ کے لیے نہ لو، بلکہ صرف ضروری اشیاء کے لیے جتنا کافی ہو لے لیا کرو " انتہی

دیکھیں: المنتقی من فتاوی الفوزان (69 / 27).

اس لیے جب بیٹی اپنی ماں کا مال بغیر اجازت لے سکتی ہے تو اس کے اتنا کچھ ہی لینا جائز ہوگا جس پر وہ مجبور ہو یا اس کی بہت زیادہ ضرورت رکھتی ہو، لیکن اگر وہ خرچ زیادہ کرنے یا پھر لباس وغیرہ زیادہ لینے کے لیے لیتی ہے تو یہ جائز نہیں ہوگا، کیونکہ ایسا کرنا ناحق مال کھانے کے مترادف ہے، اور یہ فعل اس کی دعا کی عدم قبولیت کا بھی باعث ہوگا.

واللہ اعلم .